بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd No S 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ
المصلح

جمعرات ۲۰ شوال سنہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

فی پرچہ ۲

جلد ۶ ۲/ ماہ وفا ۱۳۳۲ ہش ۲/ جولائی سنہ ۱۹۵۳ء نمبر ۷۹

جاپان میں تباہ کن سیلاب کے بعد اب ایک خوفناک طوفان آنیوالا ہے

طوفان کی رفتار ایک سو ستر میل فی گھنٹہ ہے سیلاب سے ۵۰۹ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں

ٹوکیو۔ یکم جولائی۔ جاپان کے انتہائی جنوبی جزیرے کیو شو میں جہاں پچھلے ہفتے انتہائی تباہ کن سیلاب آیا تھا۔ اب ایک خوفناک طوفان آنے والا ہے۔ جو ایک سو ستر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تیپائن کی طرف سے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ حالیہ سیلاب سے کیو شو میں پانچ سو نو آدمی ہلاک ایک ہزار سے زیادہ زخمی اور ایک ہزار سے زیادہ لاپتہ ہو چکے ہیں۔ دس لاکھ آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اور کروڑوں روپے کی مالیت کی جائداد تباہ ہو گئی ہے بیس لاکھ بشل چاول ضائع ہو گیا۔ سیلاب کی وجہ سے جاپان کا سب سے بڑا فولاد کا کارخانہ بند ہو گیا۔ دیگر بہت سے کارخانوں میں کام بند ہو گیا ہے کوئلہ کی ۹۷ کانوں میں پانی بھرا ہوا ہے جس کی وجہ سے بجلی کی پیداوار پر زبردست اثر پڑا ہے۔

مصری جمہوریہ کا نیا بجٹ پیش کر دیا گیا

قاہرہ یکم جولائی۔ کل رات مصر کی جمہوری حکومت کے پہلے بجٹ کا اعلان کر دیا گیا۔ نئے بجٹ کی رو سے سرکاری ملازمین کے مہنگائی الاؤنس بہت کم کر دیئے گئے ہیں۔ درآمد کی ہوئی غذائی اجناس پر نئے ٹیکس لگا دیئے گئے ہیں مجلس وزراء نے صدر جمہوریہ کی تنخواہ چھ ہزار پونڈ مقرر کی ہے۔ صدر نجیب نے جو بجٹ کے پیش کئے جانے کے وقت موجود نہیں تھے۔ اعلان کیا۔ کہ وہ قومی مفاد کے لئے اپنی آدھی تنخواہ قومی فنڈ میں دینے کو تیار ہیں۔

برما کومنتانگ فوجوں سے جنگ کریگا

بنکاک یکم جولائی۔ برما نے کومنتانگ فوجوں کو برمی علاقہ سے نکلوانے والے چار طاقتی کمیشن سے کہا ہے کہ اگر کومنتانگ فوجیں خود برمی علاقے سے نہ نکلیں۔ تو برما ان سے جنگ شروع کر کے ان کو ختم کر دے گا۔

فرانس کمبوڈیا کو جزوی آزادی دینے کیلئے تیار ہے

پیرس یکم جولائی۔ حکومت فرانس اس بات پر رضامند ہو گئی ہے۔ کہ کمبوڈیا کو اقتصادی پالیسی اور قانونی نظام میں زیادہ سے زیادہ آزادی دے دی جائے۔ ادھر شاہ کمبوڈیا نے کہا ہے۔ کہ کمبوڈیا فرانس سے مکمل آزادی حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ فرانس کمبوڈیا کو ویٹ نام کے ساتھ مشترکہ مفاد بنانے سے نہیں روک سکتا۔ سائیگاؤں میں فرانسیسی فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ کمبوڈیا میں کشیدگی کم ہو گئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ اب تک کمبوڈین فوج اور فرانسیسی فوج میں کسی جھڑپ کی اطلاع نہیں ملی۔

آئرلینڈ کے وکیل کا برطانیہ پر الزام

بمبئی یکم جولائی:۔ آئرلینڈ کے ایک وکیل کو جنہیں کینیا سے نکال دیا گیا ہے بمبئی میں کہا ہے کہ برطانوی حکام نے کینیا کو نظربندوں کا کیمپ بنا رکھا ہے

رومانیہ اور یوگوسلاویہ کے سرحدی حالات

بخارسٹ یکم جولائی۔ رومانیہ نے یوگوسلاویہ کی یہ تجویز قبول کر لی ہے کہ سرحدی حادثات کی روک تھام کرنے کے لئے ایک مشترکہ کمیشن مقرر کیا جائے۔

مسٹر لینیل کی کابینہ کی منظوری مل گئی

پیرس یکم جولائی۔ فرانس کی قومی اسمبلی نے وزیراعظم مسٹر لینیل کی کابینہ کی ۲۱۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۸۶ ووٹوں سے منظوری دے دی۔ مسٹر لینیل نے اسمبلی کو یقین دلایا ہے کہ وہ کابینہ کی منظوری کے بعد بہت سے اہم مسائل قومی اسمبلی کے سامنے زیر بحث لائیں گے۔

برطانیہ فرانس اور امریکہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس

۱۰ جولائی کو منعقد ہوگی

واشنگٹن۔ یکم جولائی رات واشنگٹن سے امریکی محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۰ جولائی کو برطانیہ، فرانس اور امریکہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس واشنگٹن میں منعقد کی جائے گی۔ لنڈن اور پیرس سے بھی اسی قسم کے اعلان ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے ایک پریس کانفرنس میں بتلایا ہے۔ کہ فرانسیسی حکومت نے اس کانفرنس پر آمادگی ظاہر کر دی ہے مسٹر ڈلس نے بتلایا۔ کہ اس اجلاس میں مشترکہ مفاد کے بہت سے امور پر بات چیت کی جائے گی۔ تینوں طاقتوں کے وزرائے خارجہ جرمنی کو متحد کرنے اور کوریا میں عارضی صلح کے بارہ میں روس سے نئے سرے سے بات چیت کرنے پر بحث کریں گے۔ انہوں نے کہا مغربی جرمنی کو متحد کرانے کیلئے مغربی طاقتوں کو یکساں پالیسی پر چلنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے آزادانہ انتخابات کو بنیاد بنانا چاہیئے۔ کوریا کے بارہ میں مسٹر ڈلس نے کہا۔ کہ صدر آئزن ہاور نے صدر ری کو جو مراسلے بھیجے ہیں۔ اس کے بعد بھی اس معاملے میں امریکہ کی پالیسی میں تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ مسٹر ڈلس نے سرخ چینی کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ اس معاملہ میں فرانسیسی وزیر خارجہ سے بات چیت کی جائے گی۔

ڈھاکہ یکم جولائی۔ آج سے مشرقی بنگال میں درخت لگانے کا ہفتہ شروع ہو رہا ہے۔ صوبائی وزیر زراعت مسٹر مفیض الدین احمد ایک پودا لگا کر اس ہفتہ کا افتتاح کریں گے۔

مشرقی برلن میں کرفیو ختم کر دیا گیا

برلن یکم جولائی۔ مشرقی برلن میں روسی حکام نے کرفیو ختم کر دیا ہے۔ یہ کرفیو پچھلے دنوں مشرقی برلن میں گڑبڑ فسادات ہونے پر لگایا گیا تھا۔ مشرقی جرمنی کے روسی کمانڈر نے مغربی ہائی کمشنروں سے کہا ہے کہ وہ اس بات کا اطمینان دلائیں۔ کہ مغربی جانب کے شرپسند عناصر مشرقی جرمنی میں داخل ہونے نہ پائیں گے۔ مغربی برلن کو آنے کے راستے کھولنے کی یہ پہلی شرط ہے۔

امریکہ بخوشی اپنی فوجیں جنوبی کوریا سے واپس بلالے

سیول یکم جولائی۔ کوریا کے وزیر خارجہ نے سیول میں کہا ہے کہ اگر امریکہ جنوبی کوریا سے اپنی فوجیں واپس بلانا چاہے۔ تو وہ دل خوش کن وعدے نہ کرے بلکہ کھلم کھلا اپنی کارروائی مکمل کرے۔ انہوں نے کہا اگر امریکہ چاہے تو وہ صلح کے معاہدہ پر دستخط کر سکتا ہے۔ لیکن جنوبی کوریا کو یہ آزادی حاصل ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی پالیسی خود وضع کر سکے۔

حیدرآباد میں کانگرس چودہ نشستیں ہار گئی

حیدرآباد دکن یکم جولائی۔ حیدرآباد دکن کے اورنگ آباد قصبہ کے میونسپل انتخابات میں چودہ کی چودہ نشستیں کسانوں اور مزدوروں نے حاصل کر لی ہیں ریٹرننگ افسر نے کانگرسی امیدواروں کے کاغذات نامزدگی اس بنا پر مسترد کر دیئے۔ کہ انہوں نے اپنے نشانات نہیں دیئے تھے۔

آسام بہار اور مغربی بنگال میں سیلاب

شیلانگ یکم جولائی۔ دریائے برہم پتر میں پھر سیلاب آ گیا ہے۔ آسام میں سیلاب کی وجہ سے ڈبروگڑھ کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بہار میں بھی سیلاب کی وجہ سے نشیبی علاقے پانی سے بھر گئے ہیں پچھلے چھتیس گھنٹوں میں جمشید پور میں چودہ انچ بارش ہو چکی ہے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کے دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

مو
جب
بکرتا۔ وہ ہم پیر
ا۔ پتے

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲ رجولائی ۱۹۵۳ء

سستی لیڈرشپ

(۱)

جہاں تک حکومت کا سوال ہے موجودہ زمانہ میں جمہوریت سے بڑھ کر کوئی حکومت ہردلعزیز نہیں۔ وہ ممالک جہاں ابھی تک دیگر قسم کی حکومتوں کے نشانات پائے جاتے ہیں ان میں بھی رفتہ رفتہ جمہوری اصول نفوذ پاتے جا رہے ہیں۔ آج کسی ملک میں کوئی حکومت دیر تک محض فوجی طاقت کے بل پر قائم نہیں رہ سکتی۔ دنیا کے ہر حصہ میں کم و بیش جمہور بیدار ہو رہے ہیں، اور ملک کا ہر شہری کسی نہ کسی حد تک اپنے ملک کی حکومت میں دلچسپی رکھتا ہے۔ خواہ وہ صحیح طور پر جمہوری اصولوں کا عرفان نہ رکھتا ہو۔ مگر پسماندہ سے پسماندہ ملک میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ عوام اپنے شہری حقوق کی پاسداری کے لئے حتی الوسع کوشاں ہیں

خواہ ہم جمہوریت کو موجودہ زمانہ کا ایک مخصوص فیشن ہی سمجھیں۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ زمانہ کے عوام حکومت کے کاروبار میں دخل اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں، اگرچہ وہ جمہوریت کے صحیح اصولوں کے مطابق اپنے حقوق و فرائض کے حدود کا تعین نہ کر سکیں۔

جمہوریت کو اگر فی الواقعہ ایک مثالی حکومت بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ دنیا میں کوئی ایسا ملک موجود ہے۔ جس میں مثالی جمہوریت قائم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے دوسرے تجربوں کی طرح یہ بھی ابھی تک ایک تجربہ ہے۔ جس نے تا حال کسی ملک میں کامل صورت اختیار نہیں کی۔ البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بعض ممالک میں یہ تجربہ ایک خاص صورت حاصل کر چکا ہے۔ اور وہاں کے شہریوں کی ذہنیت ایسی بن چکی ہے کہ وہ جمہوری اصولوں کے ارتقا میں بعض دوسری اقوام سے آگے نکل گئے ہیں۔

الغرض آجکل کے مادی اصول افادیت کے مطابق کسی ملک میں وہی حکومت بہترین سمجھی جائے گی جس میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مادی فائدہ پہونچے۔ اس لئے جہاں تک منطقی استدلال کا تعلق ہے۔ ایسی حکومت جمہوریت ہی ہو سکتی ہے یعنی ایسی حکومت میں زیادہ سے زیادہ مادی فائدہ پہونچ سکتا ہے جس میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی آراء کا دخل ہو۔

اب ظاہر ہے کہ ہر ایک فرد کی رائے یکساں طور پر پختہ نہیں ہو سکتی۔ ایسا مثالی ملک ابھی خواب و خیال کی دنیا سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ جہاں کے تمام عوام یکساں طور پر پختہ رائے کا دعوے کر سکتے ہوں۔ اگرچہ امریکہ اور برطانیہ میں جمہوریت ایک خاص ارتقائی منزل پر پہونچ چکی ہے۔ مگر یہ بہت بڑی غلطی ہوگی۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ یہاں کے عوام ابھی جمہوریت کے مبادیات پر بھی پورا پورا عبور حاصل کر سکے ہیں۔ اور انسانی قوٰی کی محدودیت کے پیش نظر نہیں کہا جا سکتا کہ کبھی ایسا ... بھی ممکن ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکالنا کچھ مشکل نہیں کہ خواہ ہم جمہوریت کو بہترین طرز حکومت تسلیم کرنے میں بالکل راستی پر ہوں پھر بھی جمہوریت کے ساتھ ابھی بے شمار ایسے خطرات وابستہ ہیں۔ جن میں سے ہر ایک ہم کو تباہی کے گڑھے میں گرا سکتا ہے۔ تمام انسانی جدوجہد کی طرح جمہوریت کے لئے جدوجہد بھی نہایت چوکسی اور دانشمندی کی طالب ہے۔ دوسرے لفظوں میں جمہوریت کے ساحل پر پہونچنے تک سینکڑوں طوفان ہیں جن کی ہر موج میں سینکڑوں نہنگ موتہہ کھولے ہوئے ہمیں کشتی سمیت ہڑپ کرنے کے لئے منتظر ہیں۔

عوام کالانعام کو تو جانے دیجئے وہ لوگ جو اس طوفانی راستہ میں ملاحی کا دعوے لے کر اٹھتے ہیں، اکثر بجائے کشتی کو بھنور سے بچا بچا کر نکال لے جانے کے بھنور کی تیز رفتاری سے مسحور ہو کر کشتی کو دیدہ و دانستہ ایسے چکر میں ڈال دیتے ہیں، کہ جس سے وہ پھر کبھی نہ نکل سکے۔ ان کے دل میں کشتی کو ساحل تک پہونچانے کی تڑپ نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ خود ان ملاحوں کی جگہ لینا چاہتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ ان کا ہاتھ بٹائیں۔ وہ ان کے ہاتھ سے وہ آلہ ہی چھین لینا چاہتے ہیں، جس کی [illegible] دار ملاح کشتی کو صراط مستقیم پر رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ تو وہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ یا تو اس آلہ ہی کو ہی توڑ پھوڑ دیا جائے، اور یا کسی طرح کشتی کو ہی بھنور میں پھینک دیا جائے

۱۹۱۳ء میں برطانیہ میں ایک کتاب موسومہ "جمہوریت کے خطرات" شائع ہوئی ہے یہ دراصل ... کے مضامین پر مشتمل ہے۔ جو ایک علمی رسالہ میں شائع کئے گئے تھے مصنف ایک جگہ لکھتا ہے۔

"ہم ڈاکوؤں سے بچ کر نکل سکتے ہیں۔ ہم غلط قانون سازی کی مضرتوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور بسا اوقات محفوظ رہے ہیں۔ مگر پارٹی باز لیڈر جو بانکوں کی طرح قرولیاں ہاتھوں میں لئے فتنوں کی تلاش میں ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر گھومتے پھرتے ہیں۔ موجودہ تہذیب کو یقیناً تباہی کے گڑھے میں پھینک دینگے"

موجودہ پاکستان تو کیا آجکل کی کوئی مضبوط سے مضبوط جمہوری حکومت بھی ۱۹۱۳ء کے برطانیہ سے مضبوطی اور آزادی رائے دونوں میں مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر اس کے باوجود برطانیہ سستی لیڈرشپ کے حملہ سے جس کا ذکر مصنف نے اوپر کے حوالہ میں کیا ہے۔ صاف بچ نکلا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہاں حقیقی لیڈرشپ جس کی بنیاد حب الوطنی کے محکم اصولوں پر قائم ہے کبھی اتنی کمزور نہیں ہوئی۔ کہ مفاد پرستوں کی تخریبی لیڈرشپ اسکو چاروں شانے چت گرا دے

بے شک جمہوری حکومت کی ایک نہایت اہم خصوصیت پارٹی سسٹم ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ برسر اقتدار پارٹی کے خلاف ایک حزب اختلاف ہونا چاہیئے، لیکن اگر حزب اختلاف کی بنیاد ٹھوس حب الوطنی کی بنیاد پر نہ ہو۔ تو اس کے لیڈر سستی تخریبی لیڈرشپ پر اتر آتے ہیں۔ یہ برطانیہ کی خوش قسمتی ہے کہ اس میں ایسی تہی دست لیڈرشپ کبھی رسوخ نہیں پا سکی۔ جس کا کام فتنوں کا سہارا لے کر محض برسر اقتدار پارٹی کو چاروں شانوں چت گراتا ہو۔

(۲)

ذیل میں ہم مسٹر سہروردی کی تقریر کا خلاصہ جو آپ نے تین چار روز ہوئے کراچی میں فرمائی معاصر روزنامہ "جنگ" سے نقل کرتے ہیں۔

"کراچی ۲۶ جون (اسٹاف رپورٹر) جناح عوامی لیگ کے کنوینر مسٹر حسین شہید سہروردی نے آج یہاں ایک جلسہ عام کو مخاطب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی حکومت کو چھ ماہ کی مہلت دینے کا اعلان کیا۔ اور کہا کہ اگر وہ اس دوران میں پاکستان کے لوگوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکے۔ تو پھر ان کی بھی اسی طرح مخالفت کی جائے جس طرح کہ ناظم الدین حکومت کی مخالفت کی گئی تھی۔ مسٹر سہروردی نے کہا کہ مسٹر محمد علی اگرچہ باہمت دیانتدار اور ان میں سچائی کا مادہ ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ کچھ نہیں کر سکیں گے کیونکہ آج بھی وہی لوگ حکومت چلا رہے ہیں جو پہلے چلا رہے تھے۔ اگر مسٹر محمد علی عوام کے مطالبات پورے نہ کر سکے۔ تو ہم سمجھ لیں گے کہ وہ بھی کچھ کرنے کے اہل نہیں اور ایک قاہر طاقتور گروہ کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر محمد علی نے جرأت سے کام لیا۔ تو حزب اختلاف کو قائم رکھتے ہوئے ان کی حمایت کریں گے۔ مسٹر سہروردی نے پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کے قیام کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں ایک مذہبی تحریک اٹھی اسے حکمرانوں نے قوت سے دبا دیا۔ علماء کو جیل میں بند کر دیا گیا۔ اور آج بڑے بڑے لوگ کہہ رہے ہیں کہ مسلمان غلط راستہ پر ہیں یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اگر کوئی ہمارے رسول کو آخری نبی نہ مانے تو ہم اسکو مسلمان مان لیں گویا یہ بڑے بڑے عہدوں والے اب ہمیں اسلام سکھا رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر ہم ان کی بات نہیں مانیں گے۔ تو دوسروں کی طرح ہمارا بھی وہی حشر ہوگا۔ آج پاکستان میں ہمارے منہ بند کر دیئے گئے ہیں۔ اگر ہم اپنا منہ کھولیں گے تو ہمیں بھی جیلوں میں ٹھونس دیا جائے گا"

انہوں نے کہا کہ موجودہ مسلم لیگ مردہ ہے۔ اس میں آج وہ لوگ ہیں جو پہلے یونینسٹ تھے اور جنہوں نے ہمیشہ اقتدار کا ساتھ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم محمد علی کہتے ہیں کہ وہ مسلم لیگ کی بقا کے لئے اپنا خون دینے کو تیار ہیں۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ مسٹر محمد علی مسلم لیگ کے لئے پاکستان کا خون نہ کریں۔ مسٹر سہروردی نے خان عبدالغفار خان اور دوسرے سیاسی قیدیوں کی رہائی اور ان نظربندوں کے خاندانوں کو گزارہ الاؤنس دینے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر سہروردی نے کہا کہ ہمارے دل پر آج جو ز[illegible]

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض

(۱۶)

عام انسانی میل جول کے متعلق جو ہدایات اسلام نے دی ہیں۔ اور جو تلقین رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ ان سب کا مقصد یہ ہے کہ قدرتی اسباب کے ماتحت جو تفاوت حالات انسانی میں پیدا ہونا ضروری ہے۔ اس کی رعائت کرتے ہوئے مسلمانوں کے درمیان میل جول میں سہولت ہو۔ تکلفات کی روک پیدا نہ ہو۔ اور برادرانہ اور محبانہ تعلقات تمام طبقات کے درمیان قائم ہو کر جاری رہیں۔ مثال کے طور پر ان احکام اور ہدایات میں سے بعض کا ذکر اسلامی نصب العین کے سمجھنے میں ممد ہوگا۔ اور اسلامی تعلیم کی خوبی اور توازن اس سے روشن ہو جائیں گے۔

ایک طرف تو اسلام نے آپس کے میل ملاقات کو بڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اسے پسندیدہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے مواقع پیدا کئے ہیں مثلاً روزانہ نمازیں جمعہ عیدین اور حج جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں ایک دوسرے کی ضیافت کرنے اور ضیافت قبول کرنے کی ترغیب دی ہے۔ بیمار پرسی کے لئے جانے کو موجب ثواب قرار دیا ہے۔ اور دوسری طرف ایسی ہدایات دی ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ آپس کا میل جول کسی فریق کے لئے بوجھ یا پریشانی کا موجب نہ ہو مسلمان بھائی آپس میں بے تکلفی سے میل ملاقات کا سلسلہ بھی جاری رکھ سکیں۔ اور اس میل ملاقات میں بشاشت اور وقار دونوں کا لحاظ بھی قائم رہے۔

قرآن کریم میں حکم ہے کہ جب تم کسی کو ملنے کے لئے جاؤ تو ملنے کی اجازت طلب کرو۔ اور اہل خانہ پر سلام بھیجو۔ اجازت ملنے پر ملاقات کرو۔ اور اگر اجازت نہ ملے۔ تو بغیر کبیدہ خاطر ہونے کے واپس آجاؤ اور اپنے دل میں کوئی ملال پیدا نہ ہونے دو۔ کہ جس بھائی سے تم ملاقات چاہتے تھے اس کے پاس تمہاری ملاقات کے لئے وقت نہیں تھا۔ ان ہدایات میں دونوں فریق کی سہولت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور برادرانہ میل جول کو جو آپس میں اخوت اور محبت کے بڑھانے کا موجب ہونا چاہیئے بوجھ اور پریشانی کا موجب بننے سے روک دیا گیا ہے۔

ایک موقعہ پر ایک صحابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ضیافت کی۔ اور آپ کے ساتھ تین چار صحابہ کو بھی دعوت دی۔ آپ ان صحابہ کی معیت میں میزبان کے گھر کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں ایک اور صاحب بھی حضور کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب حضورؐ میزبان کے دروازہ پر پہونچے۔ تو حضورؐ نے بلا تکلف میزبان سے ذکر فرما دیا کہ آپ نے میری اور میرے ساتھیوں کی ضیافت کی ہے۔ لیکن یہ صاحب بھی رستہ میں ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ اب اگر آپ اجازت دیں۔ تو یہ بھی ضیافت میں شریک ہو جائیں۔ اور اگر اس میں آپ کے لئے کوئی دقت ہو تو یہ چلے جائیں میزبان نے کمال خندہ پیشانی کے ساتھ ان صاحب کو بھی اپنا مہمان کیا۔ اور یہ ضیافت دونوں فریق کے لئے مزید خوشی اور برکت کا موجب ہوئی۔ اس واقعہ سے ہمیں کئی سبق حاصل ہوتے ہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پاک اسوہ ہمیں سکھاتا ہے کہ آپس کے میل جول میں ایسے مواقع پر ہمیں کس طور پر تمام فریقوں کے احساسات کا پاس ہونا چاہیئے جب حضورؐ میزبان کے مکان پر پہونچے۔ تو میزبان یہ دیکھ کر پریشان ہو سکتا تھا کہ ایک مہمان زائد آگیا ہے۔ اور میں نے تو کسی زائد مہمان کے لئے سامان نہیں کیا۔ حضور نے میزبان کی پریشانی کو یہ فرما کر رفع کر دیا۔ کہ اگر آپ اجازت دیں۔ تو یہ صاحب بھی ضیافت میں شریک ہو جائیں۔ اور اگر آپ کے لئے دقت ہو تو یہ چلے جائیں۔ اور جو صاحب رستہ میں حضورؐ کی صحبت سے مستفیذ ہونے کی نیت سے شامل ہو گئے تھے۔ اور جنہیں غالباً یہ علم بھی نہیں تھا۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کسی ضیافت میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان کے جذبات و احساسات کا پاس کرتے ہوئے حضور نے خود ہی ان کے لئے میزبان سے اجازت طلب فرمالی۔ تاکہ انہیں اس دقت کا سامنا نہ ہو۔ کہ یہاں تو ضیافت کا موقعہ ہے میں کیا عذر پیش کروں کہ میں کیسے حضورؐ کے شامل یہاں پہونچ گیا ہوں اور حضورؐ نے ایسے طریق سے اجازت طلب فرمائی کہ اگر میزبان سہولت سے اجازت دے دے تو مہمان خوشی سے ٹھہر سکے۔ اور ضیافت میں بلا تکلف شامل ہو سکے۔ اور اگر میزبان کو اجازت دینے میں کچھ بھی تامل ہو۔ تو وہ شخص وقار کے ساتھ رخصت ہو سکے۔

کھانے پینے کے آداب بھی ایسے طریق پر واضح فرما دیئے گئے ہیں۔ کہ سہولت اور وقار دونوں مدنظر رہیں۔ فرمایا بازاروں میں مت کھاؤ پیو اکٹھے کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ موقعہ کے مطابق جیسے مناسب ہو اور سہولت ہو دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اور جو چیز قریب تر ہو وہ کھاؤ۔ سارے دستر خوان پر ہاتھ مت مارو۔ جو پسند خاطر ہو کھاؤ۔ اور جو مرغوب خاطر نہ ہو نہ کھاؤ لیکن ناپسندیدگی کا اظہار نہ کرو۔ جب کھا چکو تو رخصت چاہو۔ محض باتوں کے شغل کی خاطر محفل کو لمبا نہ کرو۔ کھانے کے متعلق پسند فرمایا گیا ہے کہ سادہ ہو اور تکلف نہ ہو۔

ایک موقعہ پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم محفل افروز تھے کہ دودھ حضور کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ حضورؐ نے کچھ پیا اور چاہا کہ باقی بطور تبرک حضرت ابو بکرؓ کو عطا فرمائیں جو حاضر مجلس تھے۔ لیکن حضور نے دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ حضورؐ کے بائیں ہاتھ پر ہیں۔ اور حضورؐ کے دائیں ہاتھ پر ایک نو عمر لڑکا بیٹھا ہے۔ لڑکے سے مخاطب ہو کر حضور نے فرمایا یہ دودھ میں ابو بکرؓ کو دینا چاہتا ہوں۔ لیکن چونکہ تم میرے دائیں ہاتھ پر ہو تمہارا حق فائق ہے۔ اس لئے اگر تم اجازت دو تو میں ابو بکرؓ کو دیدوں لڑکے نے عرض کی کہ اگر میرا حق فائق ہے۔ تو میں یہ تبرک اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ حضور نے بقیہ دودھ اس لڑکے کو عطا فرما دیا۔ ایک محض اتفاقی اور وقتی ترجیح جو اسے حاصل ہو چکی تھی اس سے اسے محروم نہیں کیا

میل جول کے دیگر مواقع پر بھی ہر قسم کی سہولت اور مختلف طبائع کو آپس میں سمونے کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ مسجد میں نماز کے اوقات پر چونکہ اجتماع ہوتا ہے۔ اور کوئی تفریق نہیں کی جاتی۔ اس لئے طبائع کی نظافت کو مدنظر رکھتے ہوئے علاوہ وضو کی صفائی کے حضورؐ نے مسواک کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ کیونکہ تنفس کی بو بعض لوگوں کو شدید تکلیف پہونچاتی ہے۔ اور بعض کے لئے تو اس قدر ناگوار ہوتی ہے کہ وہ برداشت نہیں کر سکتے۔ پھر فرمایا کچا پیاز کھا کر فوراً مسجد میں مت آؤ تا لوگوں کو اس کی بو کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ چونکہ جمعہ کی نماز کے وقت مسجد میں اجتماع زیادہ ہوتا ہے فرمایا جمعہ کی نماز سے پہلے غسل کرو۔ کپڑے بدلو اور خوشبو لگاؤ تاکہ تمہارا قرب دوسروں کی تکلیف اور پریشانی کا باعث نہ ہو۔ بلکہ ان کی راحت کا موجب ہو۔

بڑوں کو تاکید ہے کہ وہ چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور ترحم کا سلوک کریں چھوٹوں کو ہدایت ہے کہ وہ بڑوں کا احترام کریں۔ اور انکے ساتھ عزت کا سلوک کریں۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا لیس منّا وہ جو چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش نہیں آتا۔ اور بڑوں کا احترام نہیں کرتا۔ وہ ہم میں سے نہیں۔ لیکن ساتھ ہی اپنے بچوں

نماز سے متعلق ضروری مسائل

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ)

امام سے پہلے نماز کا کوئی رکن ادا نہیں کرنا چاہیئے

یہ ایک محکم اور نہایت پختہ اصل ہے۔ کہ مقتدی نماز کا کوئی فعل امام سے پہلے ادا نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر کوئی مقتدی ایسا کرے۔ تو بعض احادیث میں ایسے مقتدی کو گدھے کا خطاب دیا گیا ہے۔ لیکن نہایت افسوس ہے۔ کہ اس زمانہ میں مسلمانوں میں ۹۰ فی صدی سے زیادہ اشخاص اس اصول کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور یہ غلطی غیر احمدیوں سے احمدی ہونے کے باوجود ہماری جماعت میں بھی سرایت کئے ہوئے ہے۔ اور جب تک ہر جماعت کے امیر سیکرٹری اور پیش امام کوشش کرکے اس کو دور نہ کریں گے۔ اس کا دور ہونا مشکل ہے۔ امام جب رکوع کے بعد کھڑا ہوکر سجدہ میں جانے کے لئے اللہ اکبر کہتا ہے اور خود سجدہ کرنے کے لئے جھکنے لگتا ہے۔ تو قبل اس کے کہ امام اپنا ماتھا زمین پر رکھدے۔ کئی مقتدی سجدہ میں چلے جاتے ہیں اور ان کا ماتھا زمین پر امام کے ماتھے سے پہلے لگتا ہے۔ بالخصوص جبکہ امام بھاری بدن کا ہو۔ یا کسی اور وجہ سے آہستہ آہستہ جھک کر زمین تک پہنچتا ہو۔ بے شک اس غلطی کے عام ہونے کی وجہ زمین کی کشش ثقل ہے۔ کہ نیچے جاتے وقت انسان سوائے اس کے کہ وقار اور ارادہ سے اپنے آپ کو آہستہ آہستہ لے جاوے۔ طبعاً جلدی اور یکدم زمین تک جا پہنچتا ہے۔ مگر شرعاً یہ سخت منع ہے۔ اور گدھا بننے کے مترادف ہے۔ اب میں بخاری شریف کی ایک حدیث لکھتا ہوں۔ احباب اسے پڑھیں اور آئندہ اس خطرناک غلطی سے بچیں۔ وہ حدیث یہ ہے۔

عن البراء بن عازب قال کنا نصلی خلف النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاذا قال سمع اللہ لمن حمدہ لم یحن احد منا ظھرہ حتی یضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبھتہ علی الارض۔ یعنی براء بن عازب رضی سے روایت ہے۔ کہ جب ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے۔ اور آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد سجدہ میں جانے لگتے۔ تو جب تک آپ اپنا ماتھا زمین پر نہ رکھ دیتے۔ ہم میں سے کوئی شخص سجدہ میں جانے کے لئے اپنی پیٹھ تک نہ جھکاتا۔ بلکہ سیدھا کھڑا رہتا۔ پھر جب آپ سجدہ میں ماتھا زمین پر رکھ چکتے۔ تب ہم سجدہ میں جانے کے لئے جھکنا شروع کرتے"

اب احمدی دوست اپنی اپنی مسجدوں کے مقتدیوں کے حال پر نظر کریں۔ اگر وہ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ تو فبہا ورنہ ان کا فرض ہے کہ وہ اس غلطی کی اصلاح کریں۔ آئندہ ہر احمدی نہایت احتیاط اور توجہ سے اس حدیث پر عمل پیرا ہو۔ ورنہ علم ہو جانے کے بعد ایسا کرنا خدانخواستہ نماز کے حبط ہو جانے کا قوی اندیشہ رکھتا ہے۔

اس حدیث شریف میں امام سے پہلے کسی رکن کے ادا کرنے والے کو جو گدھا کہا گیا ہے۔ تو یہ عین بجا ہے۔ اور صحیح تشبیہ پر مبنی ہے۔ کیونکہ گدھا ہمیشہ مالک کے کنٹرول سے باہر رہنا چاہتا ہے۔ وہ دائیں لے جانا چاہتا ہے۔ تو گدھا بائیں جاتا ہے۔ وہ بائیں لے جانا چاہتا ہے۔ تو یہ دائیں جاتا ہے۔ تبھی اکثر اوقات ڈنڈے کھاتا ہے۔ پس جو مقتدی بھی امام کے کنٹرول میں نہیں رہتا۔ بلکہ اس پر سبقت لے جاتا ہے۔ وہ کیا فرق رکھتا ہے۔ اسی گدھے سے جو مالک کے کنٹرول میں نہیں رہتا۔ بلکہ یہ بڑا گدھا ہے۔ اور ڈنڈوں کے زیادہ قابل ہے۔ کہ گدھا تو لا یعقل ہو کر ایسا کرتا ہے۔ اور یہ عاقل ہو کر۔ اور گدھا تو ایک معمولی انسان کی مخالفت کرتا ہے۔ اور یہ ساری کائنات کے سردار کی۔ اور نماز میں یہ کلی اتباع تو ایک ٹریننگ ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ جو امام وقت ہو۔ اس کی پوری پوری اتباع کرو۔ تمہارے سب کام اسی کے اشارہ اسی کی سکیم اور اسی کے تجویز کردہ پروگرام کے ماتحت ہوں۔

دو ارکان نماز میں وقفہ

نماز کا یہ ایک شرعی مقررہ اصل ہے۔ کہ اس کے ہر رکن میں انسان اتنا ضرور ٹھہرے۔ کہ وہ رکن دوسرے رکن سے ممتاز نظر آئے۔ لیکن افسوس ہے کہ آج کل عام حنفی اور ان میں سے نکل کر احمدی ہونے والے بہت سے احباب نماز میں دو جگہ اسی اصل کو توڑتے ہیں۔ اول رکوع سے سر اٹھا کر بجائے اس کے کہ وہ اطمینان سے تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہیں۔ وہ رکوع سے سر اٹھاتے ہی بغیر سیدھا کھڑا ہونے کے فوراً سجدہ میں جانے کے لئے جھک جاتے ہیں۔ دوم پہلا سجدہ کرکے بجائے اس کے کہ وہ اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ اور پھر پندرہ بیس سیکنڈ ٹھیر کر دوسرے سجدہ میں جائیں۔ پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر بغیر سیدھا بیٹھنے کے دوسرے سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ اور یہ دونوں فعل سخت ناپسندیدہ اور منع ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ رکوع سے سر اٹھا کر انسان سیدھا کھڑا ہو۔ اور ٹھیر کر سجدہ میں جھکے۔ نیز ضروری ہے۔ کہ پہلا سجدہ کرکے انسان سیدھا اطمینان سے بیٹھ جائے۔ اور ٹھیر کر دوسرے سجدہ میں جائے۔ اس بارہ میں چند احادیث لکھی جاتی ہیں۔

(الف): حدیث بخاری میں لکھا ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سے نماز کی ترکیب پوچھی۔ تو آپ نے اسے جو جواب دیا۔ اس میں جو حصہ اس مسئلہ کے متعلق ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ ثم ارکع حتی تطمئن راکعاً ثم ارفع حتی تعتدل قائماً ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً ثم ارفع حتی تطمئن جالساً ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً۔ یعنی پہلے تو رکوع کرے۔ تو رکوع میں اطمینان سے ٹھیر ارہ۔ پھر رکوع سے سر اٹھا اور ٹھیک سیدھا اطمینان سے کھڑا رہ پھر سجدہ میں جا۔ اور اطمینان سے سجدہ میں رہ۔ پھر پہلے سجدہ سے سر اٹھا۔ اور اطمینان سے بیٹھ جا۔ پھر دوسرے سجدہ میں جا۔ اور اطمینان سے سجدہ میں پڑا رہ۔

(ب) عن البراء بن عازب قال کان رکوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم و سجودہ واذا رفع راسہ من الرکوع وبین السجدتین قریباً من السواء یعنی براء بن عازب سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکوع اور آپ کا سجدہ اور آپ کا رکوع کے بعد کھڑے ہونا اور آپ کا دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا وقت کے لحاظ سے قریباً برابر ہوتا تھا۔ یعنی جتنی دیر آپ رکوع میں لگاتے۔ قریباً اتنی دیر ہی آپ رکوع کے بعد کھڑے رہتے۔ اور جتنی دیر آپ سجدہ میں لگاتے۔ قریباً اتنی دیر ہی آپ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں لگاتے۔

(ج) عن ثابت عن انس رض قال انی لا آلو ان اصلی بکم کما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا قال ثابت کان انس اذا رفع راسہ من الرکوع قام حتی یقول القائل قد نسی وبین السجدتین حتی یقول القائل قد نسی۔ یعنی ثابت رض سے روایت ہے۔ کہ حضرت انس رض صحابی ہماری مسجد میں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اور میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا۔ اور تمہیں نماز سکھانے کے لئے میں کوشش کرکے بعینہٖ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح نماز پڑھوں گا۔ ذرا کمی نہ کروں گا۔ راوی کہتا ہے۔ کہ حضرت انس رض نماز میں رکوع کے بعد اتنا عرصہ کھڑے رہتے۔ کہ بعض مقتدی سمجھتے۔ کہ آپ بھول گئے ہیں۔ اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے۔ کہ بعض مقتدی خیال کرتے۔ آپ بھول گئے ہیں۔

یہ تین حدیثیں احباب کی واقفیت کے لئے کافی ہیں۔ اس لئے آئندہ احمدی دوست رکوع کے بعد سیدھے اطمینان سے کھڑے ہوکر اور ٹھیر کر سجدہ میں جائیں۔ نیز پہلے سجدہ کے بعد اطمینان سے بیٹھ کر اور ٹھیر کر دوسرے سجدہ میں جائیں۔ اور ان دونوں وقفوں میں جلدی نہ کریں۔ اور پہلے وقفہ میں کم سے کم اتنا ضرور قیام کریں۔ کہ جس میں وہ ٹھیر ٹھیر کر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کہہ سکیں۔ اور دوسرے وقفہ میں کم سے کم اتنی دیر ضرور بیٹھیں۔ کہ جس میں وہ ٹھیر ٹھیر کر رب اغفر لی وارحمنی وارزقنی واھدنی واجبرنی وعافنی واعف عنی کہہ سکیں۔ (الفضل ۱۵؍ستمبر ۳۶ء)

تاریخ سلسلہ لکھنے کے لئے کارکنوں کی ضرورت

تاریخ سلسلہ کے لکھنے کے لئے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جنہیں تاریخ سے مس ہو۔ ادیب ہوں۔ اور تحقیق اور مطالعہ کا شوق رکھتے ہوں۔ جو احباب اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے ۱۵؍جولائی ۵۳ء تک بھجوا دیں۔ اور اس امر کی تصریح ضرور کریں۔ کہ وہ کتنی تنخواہ پر کام کرسکیں گے۔ (انچارج خلافت لائبریری)
(ربوہ)

اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب ذیل کو ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے لئے قاضی مقرر فرمایا ہے۔ احباب ضلع مطلع رہیں۔

(۱) ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب (۲) مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ ایس سی۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسماعیل خاں۔

ابتلاء اور مشکلات و مصائب

از مکرم محمد شوذیا صاحب چغتائی

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام اور ان کی جماعتوں کو ابتداء ہر قسم کی مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ انہیں اپنے گھربار چھوڑنے پڑے۔ وطنوں کو خیرباد کہنا پڑا عزیز و اقارب کی جدائی کے صدمات برداشت کرنے پڑے۔ کاروبار میں نقصانات اٹھانے پڑے۔ اور بسا اوقات اپنی جانوں کو بھی قربانی کے لئے پیش کرنا پڑا۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خداتعالیٰ نے جب بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرمایا۔ اور بنی اسرائیل نے انہیں قبول کر لیا۔ تو اس کے بعد انہیں اپنی پرسکون زندگی کو خیرباد کہنا پڑا۔ اور مصر میں اپنے قدیم گھروں کو چھوڑ کر سالہا سال تک جنگلوں میں بھٹکنا پڑا۔ جہاں انہیں وہ تمام آرام و آسائش کے طور و طریق جن کے وہ اپنے مصری قیام کے دوران میں عادی ہو چکے تھے۔ چھوڑ کر جنگل کی پرمصائب زندگی گذارنی پڑی۔ اور پھر ارض موعودہ یعنی فلسطین میں داخل ہونے کے لئے۔ انہیں اپنے مخالفین سے مقابلہ بھی کرنا پڑا۔ جس کے ظاہر ہے کہ انہیں علاوہ مالی نقصانات کے جانی قربانی بھی کافی حد تک دینی پڑی۔

ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین کو مختلف قسم کے مصائب سے دوچار ہونا پڑا انہیں بھی اپنے پیش رووں کی طرح گھربار اور وطن چھوڑنے پڑے۔ کاروباری نقصانات اٹھانے پڑے۔ اور ایک وقت ان پر ایسا بھی آیا۔ کہ ان کو زندہ رہنا محال ہو گیا ان پر مخالفین کی طرف سے طرح طرح کے مظالم کئے جاتے تھے۔ وہ قتل کئے جاتے تھے زندہ جلا دیئے جاتے تھے۔ اور انہیں درندوں سے پھڑوایا جاتا تھا۔ اور یہ تمام مظالم وہ صبر و شکر کے ساتھ ایک لمبے عرصہ تک برداشت کرتے رہے۔

پھر نبیوں کے سرتاج خاتم النبیین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ تو ان کے ماننے والوں پر بھی کیا کچھ مظالم نہ کئے گئے۔ ان کا بائیکاٹ کیا گیا۔ ان کو دوپہر کے وقت شدید دھوپ میں جلتی ہوئی ریت پر ننگے جسم لٹا کر ان کی چھاتیوں پر گرم پتھر رکھ کر ان سے اسلام انکار کروانے کی کوشش کی جاتی انہیں ٹانگوں سے رسی باندھ کر مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا جاتا جس سے ان کی پیٹھیں لہولہان ہو جاتیں۔ ایک صحابی کی ایک ٹانگ ایک اونٹ کے ساتھ باندھ کر اور دوسری ٹانگ دوسرے اونٹ کے ساتھ باندھ کر دونوں اونٹوں کو مخالف سمتوں میں دوڑا دیا گیا اور اس طرح انہیں چیر کر شہید کر دیا گیا۔ مکہ میں ان مصائب کی شدت جب انتہاء کو پہنچ گئی۔ تو انہیں مکہ میں اپنے گھربار اور اموال و جائداد چھوڑ کر پہلے حبشہ اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی مخالفین نے وہاں بھی چین سے بیٹھنے نہ دیا۔ اور انہیں کئی جنگوں کے لڑنے پر مجبور کیا۔ جن میں صحابہ کی ایک کثیر تعداد کو جام شہادت پینا پڑا۔ غرض حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کچھ ہی عرصہ قبل تک یہ سلسلۂ جور و جفا جاری رہا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کے لئے۔ یہ تمام مصائب اور تکلیفیں کیوں؟ کیا خداتعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی رضا پر چلنے کا بدلہ انہیں اس قسم کی سزاؤں کی صورت میں دیتا ہے؟ نہیں اور یقیناً نہیں۔ خداتعالیٰ جیسی رحیم و کریم ہستی اپنی مخلوق پر کسی قسم کا ناروا ظلم نہیں کر سکتی۔ تو پھر اس کے پیغام پر لبیک کہنے جیسے صالح عمل پر سزا دیا جانا تو ایک بعید از قیاس امر ہے تو پھر ان گوناگوں تکالیف کی کیا وجہ ہے۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ جیسا کہ دنیاوی اداروں میں بھی یہ طریق ہوتا ہے کہ ان میں شامل رہنے کے لئے۔ انہوں نے کچھ شرائط اور معیار مقرر کئے ہوتے ہیں۔ جیسے کسی جماعت میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ۔ اس سے پچھلی جماعت کا امتحان پاس کیا ہوا ہو اور پھر اس جماعت میں شامل ہو جانے کے بعد بھی۔ انہیں مختلف اوقات میں کئی ایک امتحانات دینے پڑتے ہیں۔ تاکہ یہ اندازہ ہوتا رہے۔ کہ ان کی عملی ترقی مقررہ معیار کے مطابق ہو رہی ہے۔ یا نہیں کم و بیش یہی اصول روحانیات میں بھی جاری ہے۔ خداتعالیٰ کی انبیاء کے بھیجنے کی محض یہی غرض نہیں کہ لوگ منہ سے کہہ دیں۔ کہ وہ ایمان لے آئے۔ بلکہ اصل غرض بعثتِ انبیاء کی انسان کو اپنے کمالات تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اور یہ ایک مسلم حقیقت ہے۔ کہ یہ غرض مصائب اور آزمائشوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ العنکبوت رکوع ۱ میں فرماتا ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون کہ کیا یہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں۔ کہ وہ صرف منہ سے یہ کہہ دینے پر کہ وہ ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور وہ مصائب میں نہیں ڈالے جائیں گے۔ حالانکہ۔ ولقد فتنا الذین من قبلھم۔ ان سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں۔ ان کو ہم نے یقیناً مصائب سے گذارا ہے۔ اور یہ محض شوق کے طور پر یا کسی انتقامی جذبہ کے ماتحت نہیں۔ بلکہ فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین۔ جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ اب بھی جو ابتلاء ان پر وارد کئے جائیں گے۔ ان کا مقصد یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لے۔ کہ کون اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں۔ اور کون جھوٹے ہیں۔ یعنی ان ابتلاؤں کے نتیجہ میں ایمان میں استقامت رکھنے والوں اور کمزور ایمان والوں کی پرکھ ہو جاتی ہے۔ کمزور ایمان والے یا تو ان ابتلاؤں میں اپنی اصلاح کر لیتے ہیں اور یا مومنین کی جماعت سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اور جماعت میں ان کی وجہ سے جو رکاوٹ پیدا ہوئی ہوتی ہے۔ وہ دور ہو جاتی ہے۔

پھر ابتلا اس لئے بھی لائے جاتے ہیں۔ کہ ان ہستیوں کی طرف جو روحانیت کے اعلیٰ ترین مدارج طے کر چکے ہوتے ہیں۔ لوگوں کی توجہ مبذول ہو جائے۔ اور وہ مقرب ہستیاں۔ ان ابتلاؤں کو صبر و شکر سے برداشت کرتے ہوئے لوگوں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔

یہ ابتلاء خداتعالیٰ مختلف صورتوں میں لاتا ہے اور جیسا کہ سورہ بقر رکوع ۱۹ میں آتا ہے۔ یہ ابتلاء کچھ اس طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) دشمن کی طرف سے ہر وقت جو کا دھڑکا لگے رہنا۔ (۲) بائیکاٹ جس سے کھانے پینے کی چیزوں کے حصول میں دقت ہو اور اس سے فاقوں کی نوبت آ جائے۔ (۳) مالوں کا لوٹ لیا جانا۔ (۴) جانی نقصان (۵) کھیتی باڑی کو نقصان پہنچنا۔ نیز ثمرہ محنت یعنی تجارت ملازمت وغیرہ میں نقصان کا پہنچایا جانا۔ جب اس قسم کے مصائب کسی قوم پر آتے ہیں۔ تو خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ۔ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان مصائب میں جو لوگ ثابت قدم رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ تو ان کو کامیابی کی بشارت دی جاتی ہے اور یہ کامیابی کس قسم کی ہوتی ہے۔ وہ بھی خود خداتعالیٰ اس سے اگلی آیت میں فرماتا ہے۔ کہ۔ اولٰئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون یعنی خداتعالیٰ کی ان پر برکات نازل ہوتی ہیں۔ اور وہ اس کی رحمت کے مورد ہوتے ہیں۔ اور اس کی طرف سے انہیں ہر قسم کی راہنمائی اور ہدایت عطا کی جاتی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ جن افراد پر یہ افضال خداتعالیٰ کی طرف سے نازل ہوں ان کی ترقی میں کیا شک رہ جاتا ہے۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے دن قریب آ رہے ہیں۔ معین تاریخوں کا تو عنقریب اعلان ہوگا۔ ویسے توقع ہے۔ کہ اکتوبر ۵۳ء کے تیسرے ہفتہ میں آئندہ اجتماع ہوگا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اجتماع کے لئے کافی عرصہ قبل سے تیاری کرنی پڑتی ہے۔ اس سال گندم کی قیمت گذشتہ سال کی انہی دنوں کی قیمت سے زیادہ ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آگے چلکر قیمت زیادہ ہو جائے گی۔ گندم کی گرانی کا اثر دوسری تمام چیزوں پر بھی پڑتا ہے۔ اس لئے اجتماع کا خرچ بچانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ مجالس اجتماع کا چندہ ابھی سے جمع کر کے ساتھ ساتھ بھجواتی رہیں۔ تا مرکز ابھی سے ضروری اشیاء کی خرید کا انتظام کر سکے۔

اسی طرح اگر آئندہ اجتماع کے موقع پر مجالس نے تجاویز بھجوانی ہوں۔ تو ان پر بھی ابھی سے غور کر لیا جائے۔ اور بر وقت تجاویز بھجوا دی جائیں۔ جس کے لئے معین تاریخ کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا

پس آئندہ سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے۔ مجالس ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور چندہ اجتماع کی وصولی کی طرف فوری توجہ دیں۔ دیہاتی مجالس تو آجکل ہی چندہ دے سکتی ہیں۔ کیونکہ نئی فصل نکل آئی ہے۔ اس لئے دیہاتی مجالس خاص توجہ دیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اُن لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں

جو سباق کی روح اپنے اندر رکھتے ہیں

جہاں تک ہوسکے تحریک جدید کا چندہ جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

مئی جون میں ادا نہ کرسکنے والے دوست جولائی میں ادائیگی کی کوشش کریں

"میں ان تمام دوستوں کو جنہوں نے تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر وہ اپنے چندہ کو مئی میں ادا نہیں کرسکے تو اب اُس کی ادائیگی کی فکر کریں۔ وہ دوست جو مئی تک اپنے وعدوں کو پورا نہیں کرسکے۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو جون یا جولائی میں پورا کردیں۔ تاکہ اُن کی پچھلی غفلت کا کفارہ ہوسکے۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ اکتوبر میں اپنا چندہ ادا کرسکتا ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ وہ مئی میں ادا کرکے سابقون میں شامل نہیں ہوسکا۔ اب کفارہ کے طور پر اگست میں ادا کردیتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور ویسا ہی ثواب کا مستحق ہے جیسے مئی میں ادا کرنے والے ...... میں اُمید کرتا ہوں کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کرسکے وہ جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اوّل تو وہ کوشش کریں کہ جون میں ہی اُن کا چندہ ادا ہو جائے۔ اور اگر جون میں ادا نہ کرسکیں تو جولائی میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر جولائی میں ادا نہ کرسکیں۔ تو اگست میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا خدا تعالیٰ کے حضور وہ اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں۔ جو سباق کی روح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

درخواست ہائے دعا

میرے تایا جان مکرم ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب (ڈائرکٹر میڈیکل ہیلتھ سروس منسٹری آف کشمیر آفیرا) امریکی کوہ پیما جماعت کے ساتھ دنیا کی دوسری اونچی چوٹی گڈون آسٹن کو سر کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں یہ چوٹی بہت خطرناک پہاڑوں میں واقع ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اس مہم میں کامیابی دے۔ اور چچا جان معہ سب پارٹی کے بخیریت واپس آئیں۔ آمین۔

(خاکسار مسعود احمد چودھری متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور ابن چودھری کرامت اللہ صاحب)

(۲) صوبیدار محمد یعقوب صاحب کی بڑی لڑکی شدید بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (محمد رشید ہاشمی انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات) (۳) مندوی کے لڑکے بشیر احمد کی بیوی عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہے جملہ احباب دعا کریں۔ کہ مولا کریم اپنے خاص فضل سے مریضہ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اور بندہ کی مالی مشکلات کو دور کرکے دین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ (اللہ رحمت اللہ جھنگ بازار مگھیانہ ضلع جھنگ) (۴) آج کل میں بہت سی مشکلات میں پھنسا ہوا ہوں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد دور فرمائے۔ آمین (۵) میرے بیٹے نے نذری کا امتحان دیا ہے۔ نتیجہ نکلنے والا ہے۔ دردمندانہ دعا کی التجا ہے۔ (سو میٹر احمد خلیل کیمبل پور)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام

دینیات کلاس

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۶ جولائی سے لے کر ۳۱ جولائی تک دینیات کلاس کا اجراء کیا جائے گا۔ تمام احمدی طلباء سے جو امتحانات سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اور اب گرمیوں کی تعطیلات گذار رہے ہیں۔ گذارش ہے کہ اس کلاس میں شامل ہونا اپنا فرض سمجھیں۔ ربوہ کے پاکیزہ ماحول سے مستفید ہونے اور ضروری دینی مسائل سیکھنے کے لئے یہ نادر موقعہ ہے۔ اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیمتی ارشادات سننے سے اور بزرگان سلسلہ کی صحبت میں رہنے سے یقیناً آپ کی روح کو تسکین حاصل ہوگی۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر طالب علم جو اس کلاس میں شمولیت کی استطاعت رکھتا ہے۔ مورخہ ۶ جولائی ۱۹۵۳ء کو لنگرخانہ ربوہ میں سیکرٹری ایسوسی ایشن کو اپنی آمد کی اطلاع کردے۔ امراء کرام اور قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ بھی طلباء کو تحریک کردیں۔ ضروری کوائف درج ذیل ہیں

۱۔ ربوہ میں رہائش کا انتظام ایسوسی ایشن کے ذمہ ہے۔ آنے والے دوست اپنے ہمراہ موسم کے مطابق بستر لیتے آویں۔

۲۔ اس عرصہ کے لئے پندرہ روپے بطور خوراک سیکرٹری ایسوسی ایشن کو پیشگی ادا کرنے ہوں گے۔ جس سے انہیں دو وقت کھانا دیا جائے گا۔ جو احباب اپنے رشتہ داروں کے پاس قیام کرنا چاہیں انہیں اس کی اجازت ہوگی۔

۳۔ ہر طالب علم کے پاس تین کاپیاں (نصف دستہ) ضروری نوٹ لینے کے لئے ہونی چاہئیں کورس کے اختتام پر ایسوسی ایشن کی طرف سے سرٹیفکیٹ دیئے جائیں گے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا انتظام کیا جائے گا۔ نیز کوشش کی جائے گی۔ کہ طلباء کو ان کی آئندہ تعلیم کے بارے میں چند تجربہ کار پروفیسروں پر مشتمل بورڈ سے انٹرویو کے بعد مفید مشورہ دیا جائے۔ اور ضروری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

(خاکسار محمد سعید احمد مکان ۱۲/۱۹ گلی دھرم پورہ لاہور)

شہری و دیہاتی جماعتیں متوجہ ہوں

شہری جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اُن کے عہدیداران مال ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک یا جب بھی اپنا جمع شدہ چندہ مرکز میں ارسال کریں تو اس کے ساتھ ہی ایک اطلاع نظارت بیت المال میں بھی بھیج دیں کہ اس ماہ فلاں فلاں دوست تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ اور فلاں فلاں دوست تبدیل ہو کر فلاں جگہ چلے گئے ہیں۔ یا کسی اور وجہ سے اُن کی جماعت میں نہیں رہے اور ان کی وجہ سے بجٹ میں اس قدر کمی بیشی کی جائے۔ دیہاتی جماعتوں کی طرف سے ایسی اطلاع کا ششماہی ہر فصل کے موقعہ پر آنا کافی ہوگا۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ضرورت ہے

دفتر ہذا کو موٹر کار کے لئے ایک اچھے ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو موٹر کی مشینری سے بھی واقف ہو۔ میدان۔ شہر اور پہاڑی راستہ میں صاف طور پر کار چلا سکتا ہو۔ ضرورت مند ڈرائیور اپنی درخواست جلد بھجوائیں۔ معہ تصدیقی سرٹیفکیٹ و رپورٹ مقامی عہدیداران کے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ربوہ)

زکوٰۃ ان پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

نفع مند کام

جو دوست نفع مند ـــــ کام پر روپیہ لگانا چاہتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ (دفتر زندگی عفی عنہ ناظر بیت المال)

کراچی میں پینے کے پانی کو صاف کرنے کے لئے کارپوریشن کلورین تقسیم کریگی

کراچی ۳۰ رجون: کراچی میونسپل کارپوریشن کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کراچی میں پینے کے پانی میں زہریلے جراثیم کی امکانی موجودگی کے متعلق بعض شبہات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اگرچہ کراچی میونسپل کارپوریشن نے خود جو تحقیقات کی ہے۔ اس کے مطابق یہ شبہات بے بنیاد ہیں بہرحال اس وقت ایک آزادانہ سرکاری تحقیقات ہو رہی ہے۔ جس کے نتائج کا اعلان اس تحقیقات کی رپورٹ موصول ہوتے ہی کردیا جائے گا۔

موجودہ صورت حال کے پیش نظر شہریوں کی صحت کو تباہی سے بچانے کے لئے اور صاف ستھرا پانی بہم پہنچانے کے لئے آج میونسپل کارپوریشن کے سربراہ حضرات کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں اہم فیصلے کئے گئے۔ آج صبح کے اس ہنگامی اجلاس کی صدارت میونسپل کمشنر مسٹر مسرور حسن خان نے کی۔ سطح زمین اور زیر زمین جتنے آبی خزانے ہیں۔ ان میں کلورین ملائی جائے گی۔ اس کے لئے شہریوں اور ہوٹل والوں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ پانی ابال کر پینے کے لئے استعمال کیا جائے۔

مختلف بلڈنگوں اور علاقوں کے رہنے والے شہریوں کو ہدایت کی جارہی ہے۔ کہ وہ درج ذیل مقامات سے کلورین پوڈر حاصل کریں (۱) سنٹرل میونسپل آفس ہیڈ کوارٹر (۲) کھودی گارڈن وارڈ ہیلتھ آفس (۳) ایڈجی ڈنشا میونسپل ڈسپنسری صدر اور (۴) وارڈ ہیلتھ آفس لیاری۔ اس کے علاوہ شہریوں کی صحت کی حفاظت کے لئے ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کی جارہی ہیں۔ کارپوریشن نے شہریوں سے اپیل کی ہے۔ کہ اگر کسی جگہ صاف پانی نہ ملنے کی شکایت ہو۔ تو وہ مندرجہ بالا کسی بھی میونسپل سنٹر پر اس کی اطلاع دے دیں تاکہ پینے کے پانی کو صاف کرنے کے لئے فوری قدم اٹھایا جاسکے۔

پاکستان نے پٹ سن کی ۶۵ لاکھ گانٹھیں فروخت کردیں

کراچی ۳۰ رجون: پٹ سن کے معاملہ میں مشرقی بنگال میں صورت حال پر قطعی طور سے قابو حاصل کرلیا ہے۔ اور یکم جولائی کو جب کہ پٹ سن کا سال ختم ہوگا۔ مشرقی بنگال میں ضرورت سے زیادہ سارا پٹ سن فروخت ہوچکا ہوگا۔ جون کے ختم ہونے تک پاکستان پٹ سن کی ۶۵ لاکھ گانٹھیں فروخت کرچکے گا۔ باقی ۴ لاکھ گھریلو خرچ میں آچکا ہوگا۔ گویا کل پٹ سن ۶۰ لاکھ گانٹھیں ہوگا۔ اس طرح پاکستان پٹ سن کی صورت حال پر مکمل قابو حاصل کرلے گا۔

ترکی و پاکستان میں ثقافتی معاہدہ ہوگیا

انقرہ ۳۰ رجون: ترکی میں پاکستانی سفیر مسٹر غضنفر علی خان اور ترکی کے وزیر خارجہ فواد کوپرولو نے پاکستان و ترکی کے درمیان ایک ثقافتی معاہدے پر دستخط کردیئے۔ یہ معاہدہ دس سال کا ہے۔ جس کی رو سے طلباء کا تبادلہ ہوسکے گا۔ پاکستان اور ترکی کی یونیورسٹیوں میں ایک دوسری قومیت کے لوگوں کو جگہ مل سکے گی۔

ہمیں پاکستان کی دوستی پر فخر ہے
وزیر اعظم کے نام صدر امریکہ کا پیغام

کراچی ۳۰ رجون: حکومت امریکہ نے پاکستان کو دس لاکھ ٹن گیہوں دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر وزیر اعظم محمد علی نے حکومت اور صدر امریکہ کو شکریہ کا ایک پیغام بھیجا تھا۔ اس کے جواب میں صدر آئزن ہاور نے کہا ہے۔ کہ امریکہ کی ریت ہی یہی ہے۔ کہ وہ ضرورت کے وقت دوست ملکوں کی مدد کرتا ہے۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ پاکستان جیسا طاقتور نوخیز ملک ہمارے دوستوں میں شامل ہے۔

لوہے اور فولاد کی صنعت فروخت کردیجائیگی

لندن یکم جولائی: دار العوام میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت لوہے اور فولاد کی ملکیت کو جو سرکاری قرار دیجا چکی ہے۔ ملک میں فروخت کردے گی۔

بہاولپور میں ۲ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن گندم کی فراہمی!

بغداد الجدید یکم جولائی: بہاولپور کے وزیر خوراک سردار ایوب خان نے بتایا ہے۔ کہ گذشتہ چار ہفتے میں حکومت ۲ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن گندم فراہم کرچکی ہے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی۔ کہ مزید گندم بھی جلد ہی فراہم کرلی جائے گی۔ انہوں نے انکشاف کیا۔ کہ ریاستی حکومت گندم کی قیمتوں میں مزید تخفیف کرنے کا ارادہ کررہی ہے۔ اس سلسلے میں سرکاری اعلان آئندہ ہفتہ کردیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا۔ کہ حکومت مہاجرین کو زرعی زمین پر مستقل بنیادوں پر آباد کرنے کے سوال پر بھی غور کررہی ہے۔

کھوکھراپار کی سرحد آمدورفت کے لئے بند کردی گئی

کراچی یکم جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بھارت نے کھوکھراپار کی سرحد کو بند کردیا ہے۔ بھارت سرکار کے اس فیصلہ کے تحت ۲۵ رجون کے بعد سے پاکستان اور بھارت کے درمیان اس راستہ سے آمدورفت کا سلسلہ بالکل بند ہوگیا ہے۔ بھارت سے سینکڑوں مسلمان ہر ہفتے مناباؤ کی بھارتی چوکی پار کرکے کھوکھراپار پہنچ رہے تھے۔ مگر ۲۵ رجون کے بعد سے اب تک ایک بھی مسلمان مہاجر کے کھوکھراپار پہنچنے کی اطلاع نہیں ملی۔ اس کے ساتھ جو لوگ پاکستان سے پاسپورٹ اور ویزا لے کر کھوکھراپار کے راستے جو کم خرچ راستہ ہے۔ بھارت جارہے تھے۔ ان کا سلسلہ بھی ۲۵ رجون سے بند کردیا گیا ہے۔ پاکستان سے ڈیڑھ سو افراد ۲۶ رجون کو کھوکھراپار کے راستے بھارت جانا چاہتے تھے۔ مگر ان کو کھوکھراپار کی سرحد پر پاکستان کے حکام نے بتایا۔ کہ بھارت نے کھوکھراپار کی سرحد بند کردی ہے۔ کیونکہ یہ راستہ پاسپورٹ اور ویزا رکھنے والے استعمال نہیں کرسکتے۔ اس لئے جو لوگ کھوکھراپار کے راستے بھارتی سرحد میں داخل ہوں گے۔ انہیں بھارتی حکام غیر قانونی داخلہ کے الزام میں گرفتار کرلیں گے۔ یہ سب اب مایوس ہوکر کھوکھراپار سے واپس آچکے ہیں۔

واضح رہے دہلی میں پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کے درمیان پاسپورٹ اور ویزا سسٹم کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں پاکستان نے بھارت سے کہا تھا۔ کہ وہ کھوکھراپار کی سرحد کو بند کردے۔ تاکہ غیر قانونی پاکستان آنے والے لوگوں کے داخلہ پر پابندی لگائی جاسکے۔ اس کانفرنس کے دوران میں بھارت نے پاکستان کے مطالبے کو مسترد کردیا تھا۔ چونکہ یہ مطالبہ پاسپورٹ کانفرنس کے فیصلوں میں شامل نہیں ہے۔ اس لئے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بھارت کی اس کارروائی سے پاسپورٹ کانفرنس کے فیصلوں کی توثیق پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ عام طور پر کھوکھراپار کے راستے جو مسلمان پاکستان آیا کرتے تھے وہ بھارت کے شہروں میں مسلمانوں پر عائد کردہ اقتصادی بائیکاٹ اور فرقہ وارانہ فسادات سے تنگ آکر یہ دشوار سفر اختیار کرتے تھے۔ گذشتہ چار روز میں بھی بھارت کے کئی شہروں میں فرقہ وارانہ فسادات کی اطلاعات مل چکی ہیں۔ ان فسادات کے علاوہ مکرجی کی موت سے پیدا شدہ حالات میں بھی مسلمانان بھارت اپنے آپ کو محفوظ خیال نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں گذشتہ ایک ہفتے سے کسی بھارتی مسلمان کے کھوکھراپار نہ پہنچنے سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بھارت نے کھوکھراپار کی سرحد کو بند کردیا ہے۔

کراچی میں تمام صوبائی وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس منعقد ہوگی!

پشاور یکم جولائی: سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید خان آج پشاور سے کراچی روانہ ہورہے ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ مرکزی حکومت نے کراچی میں تمام صوبائی وزرائے اعلیٰ کی ایک کانفرنس طلب کی ہے۔ جس میں دیگر ملکی مسائل کے علاوہ خوراک کے مسئلے پر اہم صلاح مشورے ہوں گے۔ سرحد کے وزیر خوراک میاں جعفر شاہ آج شام پشاور سے کراچی روانہ ہوگئے۔ جہاں آپ۔ اناج کی قیمتیں کم کرنے کے سوال پر مرکزی حکومت کے نمائندوں سے بات چیت کریں گے۔

کراچی سے اے۔ پی۔ پی نے اطلاع دی ہے۔ کہ صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس ۳ رجولائی کو کراچی میں ہوگی۔ اگرچہ کانفرنس کا کوئی رسمی ایجنڈا تیار نہیں کیا گیا۔ مگر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وزیر اعظم محمد علی وزرائے اعلیٰ کو اپنے دورہ لندن کی تفصیلات سے آگاہ کریں گے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون ان دنوں میں کراچی میں ہیں۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید جمعرات کو پہنچنے والے ہیں۔ مشرقی پاکستان اور بہاولپور کے وزرائے اعلیٰ بھی آئندہ دو تین دن میں کراچی پہنچنے والے ہیں۔

— بقیہ لیڈر صفحہ ۲ —

لگتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ علما کو جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ ان کی بے عزتی کی جاتی ہے حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قوم کے دل میں علما کی بڑی عزت ہے مسٹر سہروردی نے تمام علماء کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ جب تک یہ لوگ نظر بند ہیں۔ ان کے ساتھ انصاف کا سلوک کیا جائے۔ انہیں جیل میں اچھے طریقے سے رکھا جائے تاکہ لوگوں کے دل مجروح نہ ہوں"

مسٹر سہروردی ایک سیاسی پارٹی کے لیڈر ہیں۔ ہماری جماعت چونکہ سیاسی نہیں۔ اس لئے ہمارے اور انکے درمیان رقابت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے پیش نظر صرف پاکستان کی بہبودی ہے مسٹر سہروردی ایک قابل انسان ہیں اگر وہ چاہیں تو اپنی قابلیت سے پاکستان کو بہت فائدہ پہنچا سکتے ہیں ہم جو خلاصہ ان کی تقریر کا دے رہے ہیں یہ ہمارا اپنا نہیں بلکہ ایک سیاسی روزنامہ کا ہے اگر مسٹر سہروردی کے نزدیک انکی تقریر کا یہ خلاصہ صحیح ہے۔ تو ہم انہی سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ہماری مندرجہ بالا معروضات کی روشنی میں بتائیں کہ (۱) آیا ان کی لیڈرشپ کا انداز پاکستان کی کشتی کو ساحل کی طرف لے جانے والا ہے یا اس سے محض ایسے فتنوں کے بھنور میں ڈال دینا مقصود ہے (۲) کیا جو علماء نظر بند ہیں۔ انہوں نے کچھ نہیں کیا تھا اور یہ اسلامی تحریک تھی۔ اور آپ اسلامی تحریک کے حامی ہیں۔ تو حضرت آپ نے اور آپ کی پارٹی نے کیوں اس کا ساتھ نہیں دیا ہے۔

(ب) کیا آپ پاکستان میں علماء کی حکومت چاہتے ہیں؟

(م) کیا خان عبدالغفار خان کو حکومت نے یونہی تفریح کے طور پر نظر بند کر رکھا ہے؟ (۵) اگر مسلم لیگ مردہ ہے۔ تو یہ مردہ کیوں دفن نہیں ہوتا۔

(۶) جناح عوامی مسلم لیگ اور مسلم لیگ میں اصولی اختلافات کیا کیا ہیں سوئے، کیا آپ کی اس تقریر سے ہم سمجھیں۔ کہ آپ بھی مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کی طرح بیٹھے پاؤں پر کھڑے نہیں رہ سکتے۔ ان فتنوں کا سہارا لینا چاہتے ہیں جو دشمنان پاکستان نے کھڑے کئے ہوں جن کو حکومت بمشکل دبانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ اور آپ جن کو اب پھر ہوا دیکر ہر دلعزیزی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

آخر میں عرض ہے کہ ہم کو نہ آپ سے نہ جناح عوامی لیگ سے اور نہ کسی اور سیاسی پارٹی سے یا اس کے لیڈروں سے کوئی عناد ہے۔ ہم صرف اور صرف پاکستان کی سالمیت اور تحفظ چاہتے ہیں۔ اس لئے نہایت ادب سے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنی قابلیت کو اس طرح ضائع نہ کریں۔ بلکہ پاکستان کے لئے کوئی ٹھوس اور پائیدار کام کریں۔ اور اپنی پارٹی کی بنیاد ایک مستقل پروگرام پر رکھیں۔ اور موجودہ حکومت کو تنگ کرنے کے لئے ایسے فتنوں کا سہارا نہ لیں جو ملک و قوم کو تباہ کر دیں گے

یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریب پر

جماعت احمدیہ کراچی کا کامیاب جلسہ

کراچی یکم جولائی۔ جماعت احمدیہ کراچی کے زیر انتظام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ مورخہ ۳۰ر جون بعد نماز عصر احمدیہ ہال میں زیر صدارت مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جناب صدر نے اپنی

افتتاحی تقریر

فرمائی۔ جس میں آپ نے سیرت النبیؐ کے جلسوں کی غرض و غائت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں نے جب تبلیغ کرنی چھوڑ دی۔ تو غیر مسلموں کی طرف سے اسلام اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رکیک حملے شروع ہو گئے۔ جب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ حالت دیکھی۔ تو ۱۹۲۸ء سے آپ نے سیرت النبیؐ کے جلسوں کا انعقاد کرنا شروع کیا۔ ان جلسوں سے دو فائدے ہوئے۔ ایک تو یہ کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ تعلیم لوگوں کے سامنے واضح طور پر آنی شروع ہو گئی۔ دوسرے چونکہ ان جلسوں میں غیر مسلموں کو بھی تقریر کرنے کی دعوت دی جاتی تھی۔ اور اس طرح غیر مسلم بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت بیان کرنے لگ گئے تھے۔ اس لئے ان کے دلوں سے تعصب کا زنگ دور ہونا شروع ہو گیا۔

جناب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف

نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمنوں سے سلوک پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتلایا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکی زندگی انتہائی مصائب و مشکلات کی زندگی تھی۔ لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری اور بڑے استقلال کے ساتھ تبلیغ میں مشغول رہے۔ آخر جب مکہ والوں نے انتہائی سرد مہری کا ثبوت دیا۔ تو آپ طائف تشریف لے گئے۔ وہاں کے رؤساء نے آپؐ کے ساتھ جو سلوک کیا۔ اس سے کون شخص ہے۔ جو ناواقف ہو۔ آپ پر اتنے پتھر برسائے گئے۔ کہ آپؐ کی دونوں جوتیاں خون سے بھر گئیں۔ جب آپؐ طائف سے نکلے۔ تو ایک فرشتہ آپ کے پاس آیا۔ اور کہا خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ اگر آپ چاہیں۔ تو یہ پہاڑ جو سامنے نظر آ رہا ہے۔ اس بستی پر گرا دوں اور ان کو پیس کر رکھ دوں۔ لیکن رحمۃ للعالمین نے فرمایا نہیں نہیں مجھے امید ہے کہ کبھی نہ کبھی یہ لوگ ایمان لے آئیں گے یہ غربت کی داستان ہے۔ لیکن ایک وقت وہ آتا ہے۔ جب آپؐ کے پاس طاقت تھی۔ قوت تھی۔ اس وقت دشمن کے ساتھ سلوک کی بہترین مثال صلح حدیبیہ میں ملے گی۔

اس کے بعد فتح مکہ ہوتی ہے۔ آپ کے سامنے وہ تمام لوگ جمع تھے۔ جنہوں نے پچھلی ساری تاریخ میں آپ کو تکلیفیں دینے اور ظلم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ اور یہ لوگ اس قابل تھے۔ کہ تلوار سے ان کی گردنیں اڑا دی جائیں۔ لیکن جب حضور نے ان سے پوچھا۔ کہ بتلاؤ تم سے اب کس قسم کا سلوک کیا جائے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ ہم آپؐ سے اسی قسم کے سلوک کی امید رکھتے ہیں۔ جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت و مہربانی سے ان سب کو معاف کر دیا۔ اور فرمایا لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا انتم الطلقاء۔

مولوی محمد شفیع صاحب اشرف کے بعد

جناب مولوی عبدالمالک خاں صاحب

فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔

آپ نے اپنی تقریر میں بتلایا۔ کہ سرزمین عرب میں وہ پاکیزہ تبدیلی کس طرح پیدا ہوئی۔ جس پر آج تک تمام دنیا انگشت بدندان ہے۔ آپ نے بتلایا۔ اس انقلاب کی کیا وجوہات ہیں۔ سب سے بڑی وجہ اس انقلاب کی یہ تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو تعلیم دی گئی۔ وہ جامع اور کامل تعلیم تھی۔ ایک جامع اور کامل و مکمل تعلیم کے علاوہ حضورؐ کی زندگی بھی اس انقلاب کی موجب تھی۔ جو سرزمین عرب میں برپا ہوا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضورؐ کی پاکیزہ زندگی انسان کی زندگی کے ہر شعبے کے لئے نمونہ ہے۔ اور اسی زندگی کو اپنا نمونہ بنا کر صحابہ کرامؓ نے دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ اس انقلاب کا تیسرا محرک وہ پاکیزہ جماعت تھی۔ جس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تیار کیا تھا۔ وہ جماعت اطاعت و وفاداری کا مجسمہ تھی۔ اس میں وحدت فکری پائی جاتی تھی۔ اس کا واحد مقصد توحید کو پھیلانا تھا۔ اس میں ہمدردی بنی نوع انسان کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جب اس جماعت کی پاکیزہ زندگی کا دوسرے لوگوں نے مشاہدہ کیا۔ تو ان کے دلوں میں بھی اسلام گھر کر گیا۔ اور وہ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو کر اس کے ثمرات حسنہ سے متمتع ہونے لگے۔ مکرم عبدالمالک خاں صاحب کی تقریر کے بعد

جناب بابو اللہ داد صاحب

نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم کے اس حصہ کو بیان کیا جو موجودہ دور سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ قرآن کریم کی شکل میں جو تعلیم دنیا کو دی گئی۔ ہر قوم۔ ہر نسل اور ہر زمانہ کے لئے کارآمد ہے۔ اور خواہ کوئی بھی زمانہ ہو۔ اس میں قرآن کریم کے ذریعہ ہدایت حاصل کی جا سکتی ہے۔ آپ نے بتلایا۔ کہ آج جن مسائل کو اہمیت حاصل ہے۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) دنیا میں کونسی طرز حکومت ہونی چاہیئے۔ (۲) موجودہ اقتصادی مسائل کا حل کس طرح کیا جائے۔ (۳) بین الاقوامی جھگڑوں اور تنازعات کو کس طرح نپٹا جائے۔ (۴) روحانیت کس طرح حاصل کی جائے۔ آپ نے ہر ہر شق کو لے کر تفصیل کے ساتھ بتایا۔ کہ اس بارہ میں اسلام نے کیا تعلیم دی ہے۔ اور ثابت کیا۔ کہ یہی تعلیم دراصل ان مسائل کا واحد حل ہے۔

بابو اللہ داد صاحب کے بعد

جناب صدر

نے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے بتلایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت بیان کرتے وقت چند باتوں کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ایک یہ کہ آپ کی آمد بلا ضرورت نہیں تھی۔ زمانہ آپؐ کی آمد کا شدت سے انتظار کر رہا تھا۔ دوسری یہ کہ مکہ کے لوگ آپ کی صداقت اور امانت پر نبوت سے پہلے گواہیاں دے چکے تھے۔ حضور کا عالم جوانی تھا۔ کہ خانہ کعبہ کی مرمت کے دوران میں حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھنے کا سوال پیدا ہوا۔ تو سب مکہ والے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیصلہ پر متفق ہو گئے۔ اور کہا۔ کہ آپ صادق اور امین ہیں۔ آپ جو کچھ فیصلہ کریں گے ہمیں منظور ہوگا۔ یہ پہلی شہادت تھی۔ جو اہل مکہ کی طرف سے آپ کی صداقت اور امانت کی دی گئی۔ اس کے بعد جب آپ کو یہ حکم ہوا۔ کہ اہل مکہ کو خدائی پیغام سنا دو۔ تو آپؐ نے مکہ والوں کو کوہ صفا پر جمع کیا۔ اور کہا۔ اگر میں تم سے یہ کہوں۔ کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر چھپا ہوا ہے۔ جو تمہیں گھات لگا کر لوٹنا چاہتا ہے